Aligarh Journal of Interfaith Studies

Peer Reviewed, , Open Access International Journal
ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020

HOME ABOUT US CURRENT ISSUE ARCHIEVES INDEXING SUBMIT PAPER AUTHOR GUIDE CONTACT

اسلام اور بدھ مت کا تصور امن

صالحہ پروین

(ریسرچ اسکالر، شعبۂ سنی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)

ARTICLE DETAILS

Article History
Published Online:

Keywords:
- Peace
- Islam
- Buddhism

ABSTRACT

اسلام امن و آشتی اور صلح وسلامتی کا مذہب ہے۔ اسکا منشور ہی امنِ عالم اور ایک صالح نظام کی دعوت ہے۔ سارے انسانوں کو ہمدردی، غمگساری، پیارو محبت، لطف و کرم، یتیموں کی دستگیری، بیواؤں کی خبر گیری، پریشان حال کی دادرسی، غریبوں کی امداد، مظلوم کی نصرت، بیمار کی مزاج پرسی، بھٹکے ہوے راہ گیر کی رہبری، حسنِ اخلاق اور خدمتِ خلق، چھوٹوں پر شفقت، اور بڑوں کا احترام، بھائی چارہ، اعتدال و توازن اور صبر و تحمّل کی تعلیم دیتا ہے۔

اسلام انسانی جان کو احترام وو قار اور امن واطمینان کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے۔ کسی ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف ہے۔

اسی طرح بدھ مت اہنسائی اور امن پسند مذہب ہے ۔ احکامِ عشرہ کہا جاتا ہے۔ ان میں پہلا حکم یہ ہے کہ کسی بھی جاندار کو ہلاک نہ کرو ۔ بدھ مت کی امن پسندانہ تعلیمات کے دائرے میں ہر ذی روح شے کو معصوم قرار دیا گیا ہے۔ نوعِ انسانی سے لیکر ہر قسم کے جاندار چرند، پرند، درند، نبات الارض حتی کہ کیڑے مکوڑوں تک کو انسانی رحم کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ گوتم بدھ نے پر تشدد قربانیوں کی خوب مذمت بیان کی۔ اور انہیں جانداروں کے قتل کی رسم قرار دیا ہے۔ اس مصلح کی امن پسندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ گھاس تک کاٹنا انکے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے۔

 © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5

	امن وسلامتی کے حوالے سے اگر دونوں مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ کیاجائے تودونوں مذاہب کے درمیان کچھ جہات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اگرچہ اسلامی تعلیمات بدھ مت کے مقابلے میں زیادہ واضح اور عام فہم ہیں۔ رہی جنگ تو اس سلسلے میں دونوں مذاہب کی تعلیمات بالکل مختلف ہیں ایک میں جنگ کی قطعاً ممانعت ہے جو کہ فطرتِ انسانی کے خلاف ہے۔ جبکہ دوسرے مذہب میں ظلم وبربریت سے بچنے کی خاطر انسان اپنی مدافعت میں ہتھیار اٹھاسکتا ہے جو کہ انسان کا فطری حق ہے

امن کا معنٰی و مفہوم۔

لفظ امن بنیادی طور پر عربی زبان سے مشتق ہے۔ جسکے مختلف معنٰی و مفہوم بیان کیۓ جاتے ہیں۔ " المعجم الوسیط "میں ہے۔

أمن: اطمأن ولم يخف، والبلد: أطمأن فيه أهله''(١(

امن سے مراد ہے اطمینان جس میں خوف وہراس نہ ہو۔ اور امن اس بستی کے لیۓ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جسکے رہنے والے سکون واطمینان سے رہتے ہوں۔ سورۃ البقرہ میں امن "اطمینان" کے معنٰی میں مستعمل ہے۔

'' وإن كُنتمْ عَلَى سَفَرٍ ولَمْ تَجِدُوا كاتباً مقبوضةٌ فإنْ آمِنَ بعضكُمْ بعضًا فليُؤَدِّ الّذى اؤتُمِنَ آمَانَتَهُ وَلْيتّقِ الله ربّه'' (سورہ البقرہ: ۲۸۳)

" اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو۔ ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئین ہو تو، جسے امانت دی گئ ہے۔ وہ اسے ادا کرے اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اسکا رب ہے۔"

اسلام کا تصوّرِ امن۔

بلاشبہ اسلام امن و آشتی اور صلح وسلامتی کا مذہب ہے۔ اسکا منشور ہی امنِ عالم اور ایک صالح نظام کی دعوت ہے۔ سارے انسانوں کو ہمدردی، غمگساری، پیار و محبت، لطف و کرم، یتیموں

کی دستگیری، بیواؤں کی خبر گیری، پریشان حال کی دادرسی، غریبوں کی امداد، مظلوم کی نصرت، بیمار کی مزاج پرسی، بھٹکے ہوئے راہ گیر کی رہبری، حسنِ اخلاق اور خدمتِ خلق، چھوٹوں پر شفقت، اور بڑوں کا احترام، بھائی چارہ، اعتدال وتوازن اور صبر و تحمّل کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام انسانوں کے مابین محبت اور خیر سگالی کو فروغ دینے والا مذہب ہے۔ جس کی بابت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

'' یاَیُّھا الذِینَ آمنُوْا ادْخُلُوا فی السِّلمِ کافَّۃً ولا تتّبِعُوا خُطُواتِ الشّیطٰن۔'' (سورہ التوبہ:۲۰۸)

ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ ''ورضِیتُ لکُم الاسلامَ دینًا '' (سورہ المائدہ:۳)

اسی طرح اہلِ ایمان کے لئے مسلمان کا لقب پسند فرمایا۔

" سمّاکُمُ المسلمِینَ مِن قبلُ و فی ھٰذا لِیکُونِ الرّسولُ شھیداً علیکُم و تَکونُواشھدآء علی النّاس'' (سورہ الحج۷۸

اسلام اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے امن و سلامتی، خیر وعافیت اور حفظ وامان کا نام ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام فساد و بگاڑ اور ظلم وجور سے بچنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" ولا تُفسِدُوا فی الارضِ بعدَ اِصلاحِھَا '' (سورہ اعراف:۵۶)

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ''اِنَّ اللہَ لَایحبُّ المفسِدِین'' (سورہ القصص:۷۷)

اسلام میں انسانی جان کا احترام۔

اسلام انسانی جان کو احترام و وقار اور امن واطمینان کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے۔ کسی ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5

'' مَنْ قتلَ نفسًا أَوْفسادٍ فی الارضِ فکانَّما قَتَلَ النّاسَ جمیعًا ومَن أحیاھا فکانّما أحیاالنّاسَ جمیعًا'' (سورہ المائدہ:۳۲(

ایک دوسری آیتِ کریمہ میں ارشاد ہے۔

'' لا تقتُلُواالنّفس َالّتی حَرَّم اللہ ُالاّ بالحقِّ'' (سورہ الانعام:۱۵۱(

ان آیات کی روشنی میں ہر شخص کو زندہ رہنے کا حق ہے۔کسی کو یہ اجازت نہیں کہ بلا وجہ اسکے حقِ حیات کو پامال اور سلب کرے۔اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو گا۔اس ضمن میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

'' المسلم من سلم النّاس من لسانہ و یدہ والمؤمن من أمنہ الناس علی دمائھم و اموالھم''(۲(

" کامل مسلمان وہ ہے۔جسکے ہاتھ اور زبان سے پوری انسانیت محفوظ رہے۔اور کامل مومن وہ ہے جس سے انسانیت کی جانیں اور مال محفوظ رہیں۔"

حدیث مبارکہ میں مطلقاً لفظ "النّاس" کا استعمال کر کے اس حقیقت کی طرف واضح اشارہ ہے کہ یہ حدیث مسلم اور غیر مسلم سب کے لیئے عام ہے۔کیوں کہ مسلم اور کافر میں سے ہر ایک انسان ہے۔جسکو اللہ نے مکرّم بنایا ہے۔اور اسکی جان،مال،عزت و آبرو کو محفوظ قرار دیا ہے۔نیز اس لئے اسلام نے دین و مذہب کی تفریق کی بغیر ہر انسان کو حقوق کا تحفظ عطا فرمایا ہے۔اور کسی بھی انسان پر کسی قسم کی زیادتی کو علی الاطلاق حرام قرار دیا ہے۔اور جو شخص انسانیت کا احترام نہ کرے اور جبر و تشدد، فتنہ و فساد اور خوں ریزی کا راستہ اختیار کرے وہ ہر گز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

جہاں ایک طرف اسلام نے ہر فرد کو اپنی جان،مال،عزت و آبرو کے تحفظ اور پر امن رہنے کی تلقین کی ہے۔وہیں اس نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ جب ان پر حملہ ہو یا ظلم ہو تو ہر شخص کو مدافعت کا پورا حق حاصل ہے۔بلکہ جنگ کی مشروعیت کی حکمت بھی یہی ہے کہ اسلام

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5

سلامتی کا مذہب ہے اس نے صرف دو حالتوں میں جنگ کی اجازت دی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کسی کی جان، مال، عزت، مذہب اور وطن خطرے میں ہو تو تحفظ و دفاع کے لئے جنگ کی جائیگی۔ ارشادِ باری ہے۔

" وَ قاتِلُوا فی سَبیلِ اللہِ الّذینَ یُقاتِلُونَکُم و لاَتَعْتَدُوا ° اِنَّ اللہ لا یُحِبُّ المُعْتَدینَ'' (سورہ البقرہ : ۱۹۰)

ترجمہ۔ "جو لوگ تم سے لڑتے ہیں ان سے خدا کی راہ میں جنگ کرو۔ مگر لڑنے میں حد سے تجاوز نہ کرو۔" (یعنی ظلم کا بدلہ تو لیا جا سکتا ہے لیکن ظلم و تعدّی کی قطعًا اجازت نہیں۔)

بدھ مت کا تصورِ امن۔

بدھ مت ایک مذہب اور فلسفہ ہے۔ جو مختلف روایات، عقاید اور طرز عمل کو محیط کیا ہوا ہے۔ اس مذہب میں خواہشات کو سب مصیبتوں کی جڑ گردا نا گیا ہے۔ اس لئے خواہشات پر قابو پانے کے لئے آٹھ اصول بیان کی ہیں۔ مناسب نقطہ نظر، مناسب ارادہ، مناسب گفتگو، مناسب اعمال، مناسب رزق، مناسب محنت، مناسب حافظہ، مناسب تخیل۔

اس اصولِ ہشت گانہ کو عملی شکل میں لانے کے لئے گوتم بدھ نے دس اخلاقی احکام سے نوازا ہے۔ جن کو احکامِ عشرہ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے پانچ موکد اور پانچ غیر موکد ہیں۔ موکد احکام یعنی کسی بھی جاندار کو ہلاک نہ کرو، جو چیز تمہیں نہ دی گی ہو اسے حاصل نہ کرو (چوری نہ کرو)، جھوٹ نہ بولو، نشہ آور اشیا کا استعمال نہ کرو، ناجائز جنسی تعلقات استوار نہ کرو۔

ان پانچوں ضوابط کی پابندی ہر بدھی پیروکار پر لازم ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی ارتکاب کرنے والا گناہِ کبیرہ کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ جھوٹ بولنا، تلخ نوازی، چغل خوری، عیب جوی دشنام طرازی، فضول گوی، لالچ، حسد اور شک بھی گناہِ کبیرہ میں

شامل ہیں۔لہذا گوتم بدھ کے خیالات و نظریات اور ان کے مذہبی لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ مت اہنسائی اور امن پسند مذہب ہے۔اس کی تعلیمات امن و امان، عفوو درگزر، ہمدردی، راست گفتاری، فیاضی، خدمتِ خلق اور رحم جیسی صفات کی داعی ہیں۔اسکے برعکس قتل وغارت گری، بے ایمانی بددیانتی، بے رحمی، ظلم وزیادتی اور سنگدلی جیسے رزائل سے پاک ومنزّہ ہے۔بدھ مت کی امن پسندانہ تعلیمات کے دائرے میں ہر ذی روح شے کو معصوم قرار دیا گیا ہے۔نوعِ انسانی سے لیکر ہر قسم کے جاندار چرند، پرند، درند، نبات الارض حتی کہ کیڑے مکوڑوں تک کو انسانی رحم کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔گوتم بدھ نے پر تشدد قربانیوں کی خوب مذمت بیان کی۔اور انہیں جانداروں کے قتل کی رسم قرار دیا ہے۔اس مصلح کی امن پسندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔کہ گھاس تک کاٹنا انکے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے۔ گوتم ظالمانہ قربانیوں کو فضول اور غیر ظالمانہ قربانیوں کو مفید قرار دیکر کہتے ہیں کہ غور وفکر اور مراقبہ ہی سب کی ضرورت اور مفید ترین سرگرمی ہے۔روایت ہے۔کہ

"مہاتما بدھ نے بچپن میں ایک دفعہ اپنے والد راجہ شدودھن کو زراعت کے کام سے اسلئے منع کر دیا تھا کہ ہل چلانے کے دوران بہت سے جاندار ہلاک ہو جاتے ہیں۔" (۳) گوتم بدھ نے یہاں تک نصیحت کرڈالی کہ وہ برسات کے دنوں میں ایسے مقامات پر جانے سے پرہیز کریں جہاں حشرات الارض اور سبزہ یعنی نباتات کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو۔

ان کے نزدیک اس روئے زمین پر بسنے والے تمام جاندار زندہ رہنے کے حقدار ہیں اور جو بھی ان کو اس حق سے محروم کریگا تو وہ ناقابل معافی جرم یعنی گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔اسی مضمون کو ان کے مذہبی لٹریچر میں بیان کیا گیا ہے۔پکتیہ دھما "vinaya text" کی دفعات ۶۱ اور ۶۲ کے الفاظ اسطرح ہیں۔کہ) ۶۱"(جو بھکشو کسی جاندار کو قصداً ہلاک کریگا تو وہ پکتیہ جرم کا

ISSN:2582-7553
119| Page
Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5
AJIS

مر تکب ہو گا۔" (۶۲) "جو بھکشو کسی ایسی جگہ سے پانی پئے گا جسمیں جاندار چیزیں رہتی ہیں تو یہ بھی پکتیہ (گناہ کبیرہ) ہے۔" (۴)

انسانی جان کے تحفظ کے لئے بدھ مت کی تعلیمات بڑی واضح انداز میں بیان ہوئی ہیں۔ کسی انسان کو قتل کرنا تو درکنار ارادئہ قتل تک سے روکا گیا ہے۔ یا کسی سے اس درجے ناراض ہونا کہ وہ قتل کا سبب بن جائے اسکی بھی ممانعت ہے۔ یعنی بدھ مت میں ان تمام اسباب سے منع کیا ہے جو کسی بھی حالت میں قتل وغارت گری کا باعث بنے۔ انسانی جان کی حفاظت کے لئے تمام حدیں متعین کی گئیں ہیں اس ضمن میں "Edward conze" لکھتا ہے۔

"In the case of humans the killing is the more blameworthy the more virtuous they are. Apart from that, the extent of the offence is proportionate to the intensity of the wish to kill." [5]

گوتم بدھ کی اہنسا میں انسانی جان کے تحفظ کی یہاں تک تاکید کی گئی ہے کہ اگر کسی کے ذہن میں بھی کسی دوسرے انسان کو قتل کرنے کا خیال یا شائبہ تک گزرے تو یہ بھی پکتیہ (بڑا جرم) تصور کیا جائیگا۔

بدھ مت کی مذکورہ تعلیمات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس مذہب میں کیڑے مکوڑوں اور نباتات تک کو تحفظ دیا گیا ہے اس مذہب میں جنگی اجازت تو درکنار اسکا تصور تک پایا جانا ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مذہب میں جنگ کو شدت نفرت سے دیکھا گیا ہے حتی کہ جنگ میں قتل وغارت گری کا نظارہ کرنے یا میدان جنگ میں موجود جنگی فوج تک کو دیکھنے کی ممانعت ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو وہ گناہ گار ٹھہریگا چنانچہ پکتیہ دھما کی دفعہ ۴۸ میں اسطرح سے بیان کیا ہے۔

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5
AJIS

" جو بھکشو بلا وجہ کسی ایسی فوج کو دیکھنے جائے جو جنگ کے لئے تیار کھڑی ہو سوائے کسی معقول وجہ کے، تو وہ پکتیہ جرم (گناہ کبیرہ) کا ارتکاب کریگا۔"(۶)

دفعات ۴۹ اور ۵۰ کے الفاظ یہ ہیں۔

" اگر اس بھکشو کے فوج کی طرف جانے کی کوئی معقول وجہ ہو تو وہ صرف دو یا تین راتوں تک وہاں ٹھہر سکتا ہے اگر وہ اس سے زیادہ ٹھرے تو یہ پکتیہ ہے"۔

" اور اگر وہ وہاں دو یا تین رات کے دوران قیام میں میدانِ جنگ کی صف آرائی یا افواج کی سپہ شماری یا قوائے حرب کی صف بندی یا معائنہ کے موقع پر جائے تو یہ بھی پکتیہ جرم ہے"۔(۷)

مختصر یہ کہ بدھ مت کی مذہبی تعلیمات سے امن و سلامتی اور عفو و درگزر کا درس حاصل ہوتا ہے۔ اس مذہب میں تشدد، جنگ اور خونریزی سے منع کیا گیا ہے۔

امن و سلامتی کے حوالے سے اگر دونوں مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ کیا جائے تو دونوں مذاہب کے درمیان کچھ جہات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اگرچہ اسلامی تعلیمات بدھ مت کے مقابلے میں زیادہ واضح اور عام فہم ہیں۔ رہی جنگ تو اس سلسلے میں دونوں مذاہب کی تعلیمات بالکل مختلف ہیں ایک میں جنگ کی قطعاً ممانعت ہے جو کہ فطرتِ انسانی کے خلاف ہے۔ جبکہ دوسرے مذہب میں ظلم و بربریت سے بچنے کی خاطر انسان اپنی مدافعت میں ہتھیار اٹھا سکتا ہے جو کہ انسان کا فطری حق ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ۔

" اسلام کے نزدیک دنیا میں انسان ایک بہت بڑے مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اسکی نجات کا راز اسی دنیا کو بہترین اسلوب سے برتنے میں مضمر ہے۔ اسلئے وہ انسان کو ہر اس طریقِ عمل کے اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جو اسکی اور اسکے ابنائے نوع کی اخلاقی و مادّی فلاح اور دنیوی زندگی کے بہترین انتظام کے لئے ضروری اور مفید ہے۔ بخلاف اسکے بودھ مذہب

کی نظر میں انسان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔اور اسکی نجات بس اسی میں ہے کہ اس دنیا اور اسکے تمام تعلقات حتی کہ خود اپنی ذات سے بھی کنارہ کش ہو جائے۔اسلئے وہ اسکو کسی ایسی عملی کوشش یا ذہنی دلچسپی کی اجازت نہیں دیتا جسکی بدولت دنیا کی کسی چیز سے اسکا رابطہ و تعلق قائم رہتا ہو۔اب عقلِ سلیم خود فیصلہ کر سکتی ہے۔کہ آیا اسلام کا جہاد انسانیت کے لئے زیادہ مفید ہے یا بودھ مذہب کی اہنسا؟(۸

حوالجات

۱۔ابرہیم انیس،المعجم الوسیط،مادہ "اَمِنَ"ص۲۸،القاہرہ: المکتبہ العلمیہ،۱۳۹۲ھ

۲۔امام نسائی،سنن نسائی،رقم الحدیث،۴۹۹۸

۳۔کرشن کمار / خالد ارمان،ترجمہ پرکاش دیو،گوتم بدھ راج محل سے جنگل تک،لاہور: المطبع العربیہ،۲۰۰۷،ص۲۶۸۔

4- Rhys Davids & Hermann Oldenberg (tr),Vinaya texts, vol,1,P.46, Oxford: The Clerendon press.

5- -Edward Conze (tr), Buddhist Scriptures,P.70, Victoria: Penguin Books, 1960.

6- -Vinaya texts, Vol.1, P.43.

-۷Ibid, P. 43.

۸۔مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ،الجہاد فی الاسلام،ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹیڈ،اردو بازار،لاہور،۱۹۰۰۔